بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معراج شریف

ایک معجزہ

مصنف

محدثِ کبیر، نبیرۂ صدر الشریعہ حضرت علامہ

ضیاء المصطفیٰ دامت برکاتہم العالیہ

اِدارہ معارفِ نعمانیہ شادباغ لاہور پاکستان ✹ رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلسلہ اشاعت 168

بفیضانِ کرم:۔ شیخ السلام والمسلمین نبیرۂ اعلیٰحضرت جانشین مفتیٔ اعظم حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری بریلوی دامت برکاتہم العالیہ

نام کتاب .... معراج شریف ایک مُعجزہ

مصنف .... محدثِ کبیر نبیرۂ صدر الشریعہ حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ مدظلہ العالی

باراوّل .... رجب المرجب 1431ھ/جون 2010

تعداد 1200

شرفِ اشاعت .... ادارہ معارف نعمانیہ لاہور/ رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

ہدیہ .... دُعائے خیر بحق معاونین

نوٹ:۔ بیرون جات کے شائقین مطالعہ 20 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر طلب فرمائیں

ملنے کا پتہ

ادارہ معارف نعمانیہ زیرِ اہتمام رضوی فاؤنڈیشن پاکستان

323 مرکزی جامع مسجد حنفیہ غوثیہ شاد باغ لاہور پاکستان E-mail: rizvifoundation@hotmail.com

الحمد لله نحمده ونصلي على حبيبه الكريم ۔ اما بعد

فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

سُبْحَانَ الَّذِيْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلاً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِيْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَالسَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔ (۱)

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ وَصَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيْمُ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ. اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ التَّسْلِيْمِ ۔

ایک بار نہایت احترام و عقیدت اور عشق و محبت کے ساتھ بارگاہ رسالت میں نذرانۂ درود شریف پیش کریں ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ..............

رفیقان گرامی ! مجھے ایک عنوان عطا کیا گیا ہے "معراج شریف ایک معجزہ، مگر میں عجیب مخمصے میں ہوں کہ ادھر تقریباً بیس پچیس روز سے ایک تسلسل ہے سفر اور تقریروں کا اور ساتھ ہی کچھ کاموں کا بوجھ بھی' مجھے اتنا موقع نہ مل سکا کہ معراج شریف کے بارے میں کچھ مزید مطالعہ کر سکوں یا کم از کم کچھ غور و فکر کر سکوں ، اسلئے میں اپنی حقیقت کے اعتبار ہی سے تقریر کر پاؤں گا۔

رفیقان گرامی ! اللہ تبارک تعالیٰ نے جتنے انبیاء کرام اس خاکدان گیتی پر مبعوث فرمائے سب کو قسم قسم کے بے مثال معجزے عطا کئے۔ معجزہ ایک ایسا فعل ہوتا ہے یا ایک ایسا حال کہ جس کے مقابلے پر غیر نبی قادر نہیں ہوتا ہے یعنی ایک مافوق الفطرۃ اور عام انسانوں کی فطرت و قوت سے ماوراء

(۱)پارہ ۱۵ ارکوع ۱

Scanned by CamScanner

جو حال ایک نبی پر آتا ہے اسی حال کو معجزہ کہتے ہیں، مگر اس میں یہ شرط بھی ہے کہ تصدیق نبوت کا بھی وہ کام کرے، حاصل یہ ہے کہ ایک نبی کی سچائی معجزہ سے ثابت ہوتی ہے جملہ انبیاء کرام معجزات لے کر آئے لوگوں نے اسکے مقابلے کی بھر پور کوششیں کیں لیکن مقابلے میں لوگ ناکام رہے، انبیاء کے معجزے کا کوئی کیا مقابلہ کریگا ۔ معجزے کا ایک عظیم جلوہ ہوتا ہے جسے ہم اولیاء کرام کی کرامت کہتے ہیں اس کا بھی مقابلہ کرنے سے بڑے بڑے طاغوتی کردار والے عاجز رہے اس وجہ سے کہ " کرامۃ الولی معجزۃ لنبیہ " ولی کی کرامت بھی اسکے نبی کا معجزہ ہے، ولی کی طرف اسکی نسبت کرو تو کرامت ہے مگر یہ ولی جس نبی کا امتی ہے یہ کرامت اس نبی کیلئے معجزہ کہلاتی ہے کیونکہ اگر یہ ولی اس نبی کی بارگاہ کا دریوزہ گر نہ ہوتا تو اس کو یہ کمال ودیعت نہ کیا جاتا اس اعتبار سے یہ نبی کی سچائی پر بھی دلالت کرتی ہے، کہ نبی اپنے دعوی میں سچا ہے بہر حال یہ بات تو ضمنی ہے، مجھے عرض یہ کرنا ہے کہ معجزات تو سارے انبیاء کرام لیکر تشریف لائے، کوئی نبی معجزے سے خالی نہ تھا لیکن آقائے کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چونکہ سارے نبیوں کے پیشوا اور امام ہیں اور تمام کمالات کے جامع ہیں اسلئے آپ کو ہر قسم کا معجزہ عطا کیا گیا، اور ہر معجزے میں آپ بے مثال بنائے گئے حضرت موسی علیہ السلام نے بڑے عظیم معجزے پیش کئے ۔ عصاء کو اژدہا بنادیا۔ عیسی علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا، یہ چھوٹے چھوٹے معجزے نہیں ہیں کوئی عام انسان ان کاموں کو کر ہی نہیں سکتا، عیسی علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا، میرے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مردوں کو نہیں بلکہ وہ چیز جس میں کبھی زندگی کا نام ونشان ہی نہ تھا، لکڑی کے سوکھے تنے

کو زندگی عطا فرمادی، اور نبی کا عشق بھی عطا کیا اور انکا سوز وگداز بھی عطا کیا،(۱) تو میرے آقا صلی اللہ تعالی وسلم معجزے میں بے مثال ہیں۔ ہر معجزہ ایک معجزہ ہے مگر خدا کی قسم معراج ایک ہی معجزہ نہیں ہے بلکہ کئی معجزوں کا جامع ہے، یہ ایک ایسا معجزہ ہے جو نہ معلوم کتنے معجزات کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

ذرا آپ سوچیں! کہ ہم مبارک پور جاتے ہیں اور آتے ہیں تو کم از کم اپنی گاڑی پر بھی پونے دو گھنٹہ لگتے ہیں اگرچہ تیز رفتار گاڑی سے جائیں مگر ہمارے آقائے کائنات نے زمین سے آسمان اور آسمان دنیا سے سارے آسمانوں کو پھر سدرۃ المنتھی عرش وکرسی اور نہ معلوم کہاں کہاں جو کہاں کی تعبیر سے بھی ماوراء ہے سب کی اتنی کم مدت میں سیر کی اور واپس آگئے کہ ۔

زنجیر بھی ہلتی رہی بستر بھی رہا گرم
اک دَم میں سر عرش گئے آئے محمد۔ ﷺ

" سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً " (۲) یہاں لیلاً نے اسی مدت قلیل کی طرف اشارہ کیا ہے فلسفیوں نے رد کیا تھا کہ وقت مقدارِ حرکت کو کہتے ہیں، اگر نبی کی اتنی عظیم حرکت تھی تو اس حرکت کی ایک مقدار تو ہونی چاہئے ہ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہر حرکت کی مقدار کو وقت نہیں کہا جاتا۔ میرے آقا سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تھوڑے سے وقت مین. کہاں سے کہاں گئے آئے ساری کائنات کا آپ نے دورہ فرمایا پھر واپس تشریف لائے اور یہ سب کچھ انتہائی کم وقت میں ہوا، وقت قلیل میں اتنا بڑا کام. معجزہ ہے، اسی بناء پر کتنے لوگ جو عقل سے پیدل

(۱) بخاری جلد اول (۲) پارہ ۱۵ ار رکوع ا

Scanned by CamScanner

ہیں یا عقل کے مرید ان لوگوں نے اس معجزے کا انکار کر دیا اور اس کو خواب تک محدود کر کے رکھ دیا اور یہ کہہ دیا کہ معراج، نبی پاک کے ایک خواب کا نام ہے معراج رسول پاک کی سیر کا نام نہیں، مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں ایسا کہا گیا؟ کم از کم قرآن مجید کی تلاوت تو کر لی جاتی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے "بعبدہ" فرمایا لفظ "عبد" سے تعبیر کیا "بروح عبدہ" نہیں کہا اور "عبد" جسم اور روح کے مجموعے کو کہتے ہیں اور "اَسریٰ" بھی یہاں فرمایا یہ "اسری" جسمانی سیر ہوا کرتی ہے یہ فرق الگ ہے کہ اسری وہی سیر ہوتی ہے جو رات کے وقت ہو، دن کی سیر کو اسری سے تعبیر نہیں کرتے، مگر یہ اسری جب تک کہ جسمانی سیر نہ ہو اس وقت تک اس کا تحقق نہ ہو گا، اسی بناء پر ایک سوال لوگوں نے کھڑا کیا کہ جسمانی سیر ممکن نہیں کیوں کہ متقدمین فلاسفہ جو یونان کے فلاسفہ کہلاتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ زمین کی سطح سے اٹھتے اٹھتے فضاء میں ایک ایسی سطح آتی ہے جہاں پر کرۂ زمہریریہ ہے اور آسمان کی سطح سے متصل ایک ایسی موٹی سطح ہے جسے کرۂ نار کہتے ہیں۔ کرۂ زمہریریہ تک کوئی شئ پہونچتی ہے تو منجمد ہو جاتی ہے جس طرح برف میں کوئی چیز جم جائے اور آئس کریم بن جائے۔ تو رسول پاک ﷺ اگر کرۂ زمہریریہ سے گذرے ہوتے تو منجمد ہو جاتے، سیر ناممکن ہو جاتی، اور اگر کرۂ نار سے گذرے ہوتے تو آگ جلا دیتی۔ یہ تو قدمائے فلاسفہ نے کہا نئے فلسفیوں نے یعنی سائنس دانوں نے تو آسمانوں ہی کا انکار کر دیا، بھلے ہی آپ سر کی آنکھوں سے دیکھیں مگر اسے یہ لوگ واہمہ کہتے ہیں۔ کہ یہ ایک طرح کا وہم ہے در حقیقت آسمان کا وجود نہیں لیکن ان فضاؤں میں ایک ایسی بھی جگہ وہ مانتے ہیں کہ اس سطح سے آگے آپ پہونچیں تو پھر وہاں پر ہواؤں

کا دباؤ بالکل معدوم ہو جاتا ہے۔ ہواؤں کا زور بالکل منتفی ہو جاتا ہے اور سخت سے سخت جسم بھی پھٹ جاتا ہے۔ ہم یہاں پر اپنے جسم کے ساتھ اس طرح پر موجود ہیں کہ ہوا کے دباؤ سے ہمارا جسم دبا ہوا اپنی جگہ ہے لیکن یہ ہوا اپنی حالت سے زیادہ اگر بالکل پلپلی ہو جائے تو آدمی کو ورم ہونے لگے گا، سوجن آجائے گی اور جب ایتھر کے اوپر پہونچ جائے تو پھر اس وقت آدمی کا جسم پھٹ جائے گا اسی لئے جب راکٹ پر انسانوں کو بھیجا جاتا ہے تو پریشر ڈریس ان کو پہنایا جاتا ہے، وہاں پر آکسیجن نہیں ہوتی تو پیٹھ کے اوپر آکسیجن کی بوتل بھی لگائی جاتی ہے اور ناک میں نلکیاں بھی ٹھونسی جاتی ہیں جس سے آدمی کو آکسیجن ملتی رہے اگر رسول پاک کی معراج، جسمانی ہوتی تو جسم پھٹ گیا ہوتا، آکسیجن کی کمی ہونے کی وجہ سے ہاتھ شل ہو جاتا کیسے یہ معراج جسمانی مانی جائے؟ اس طرح کے سوالات لوگوں نے کئے مجھے یاد آتا ہے کہ ہمارے دادا استاذ نہیں بلکہ پردادا استاذ حضرت مولانا ہدایت اللہ خانصاحب رامپوری علیہ الرحمہ ہر سال دو میلاد شریف کراتے تھے ایک بارہویں شریف کے موقع پر ربیع الاول میں اور ایک ستائیسویں رجب شریف میں معراج شریف کے موقع پر یہ دو اجلاس کراتے تھے ایک بار مولانا شبلی صاحب کا نام سنا کہ وہ بہت عمدہ نفیس تقریر کرتے ہیں۔ انہیں دعوت دے کر بلایا جونپور اور اعظم گڈھ میں زیادہ فاصلہ نہ تھا اس زمانے میں تو جونپور اعظم گڈھ ضلع ہی میں شمار کیا جاتا تھا تو اب یہ پہونچے حضرت مولانا ہدایت اللہ خانصاحب رامپوری علیہ الرحمہ ہمیشہ اسٹیج کے نیچے کنارے دستہ بستہ از اول تا آخر کھڑے ہو کر میلاد مبارک سنتے اور ذکر میں منہمک رہتے۔ اسی درمیان مولانا شبلی نے معراج شریف پر بولتے ہوئے کرۂ نار

Scanned by CamScanner

اور کرۂ زمہریریہ کا اعتراض پیدا کیا۔ حضرت مولانا ہدایت اللہ خانصاحب رامپوری علیہ الرحمہ نے فرمایا مولانا شبلی ذرا ٹھہرو، میں نے تو سنا تھا کہ تم بہت بڑے عالم اور قابل ہو لیکن آج مجھے تمہاری سمجھ کے اوپر افسوس آتا ہے۔ آپ نے اپنے رومال میں سے ایک دھاگہ کھینچا اور موم بتیاں جل رہی تھیں ایک موم بتی سے یوں گزار دیا فرمایا دیکھو یہ دیکھو ایک بار دھاگا اُس طرف ایک بار اِس طرف کر کے دکھایا اور دھاگہ نہ جلا پھر فرمایا ذرا سوچو یہ تو میرے رومال کا ایک معمولی دھاگہ ہے اور اس موم بتی کی لو اس کو جلا نہ سکی اور میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ ہیں کہ اگر آپ کا دست مبارک کسی رومال میں لگ جائے تو اسے تنور کی آگ نہ جلا پائے بھلا ان کے جسم کو کرۂ نار کیسے جلا سکتا ہے؟ مولانا شبلی سنو! عقلی قاعدہ اپنی جگہ پر کہ آگ جلاتی ہے مگر یہ بھی قاعدہ مسلم ہے کہ ہر چیز کو تاثیر کے لئے وقت چاہئے جب میں نے تیزی کے ساتھ اپنا دھاگہ موم بتی کی لو سے گذار دیا تو آگ کو مہلت ہی نہ ملی کہ میرے رومال کے اس دھاگے کو جلا سکے۔ رسول پاک کیا لنگڑے ٹٹو پر سوار ہو کر گئے تھے؟ معراج کے لئے آپ اس براق پر گئے تھے جس کی رفتار بجلی کی رفتار سے بہت زیادہ تھی جس کی ایک ٹاپ حد نگاہ پہ پڑا کرتی تھی جب اس پر سوار ہو کر گئے تھے تو کرۂ نار اور کرۂ زمہریریہ کو رسول اللہ کے جسم پر کسی قسم کے اثر ڈالنے کا موقع ہی کب ملا؟ اس لئے محترم حضرات میرے آقا کا یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ ان مقامات سے گذرے کہ جن مقامات سے گذرنا عام انسانوں کے بس سے باہر ہے اگر گزرنا چاہے گا تو جل کر بھسم ہو جائے گا یا پھر اس کا جسم ریزہ ریزہ ہو جائے گا مگر میرے آقا صحیح و سالم گئے بھی اور آئے بھی اور یہ آنا اور جانا میرے آقا کے معاملے میں کیونکر جسمانی

حیثیت سے محل اعتراض ہو سکتا ہے؟ اللہ نے بہت پہلے سے اس کی سنت قائم کر دی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام وہاں سے آئے اور حضرت عیسی یہاں سے گئے کوئی اثر نہ اُن کے اوپر ہوا نہ اِن کے اوپر ہوا۔ تو میرے سرکار پر اس کا کیا اثر ہوگا سبحان اللہ! کیسی عظیم شان ہے سرورِ کائنات کی میرے آقا نے بتایا کہ وہ آئے تھے اور یہ گئے تھے میں جاتا بھی ہوں اور آتا بھی ہوں۔

تو میرے آقا کی سیر میں کئی معجزے ہیں ایک معجزہ تو ان کا مرحلوں سے گذرنا تھا جو اپنے اندر بھی کئی اعجاز رکھے ہوئے ہیں۔ اور دوسرا معجزہ یہ کہ اتنی تیز رفتاری کہ جس تیز رفتاری میں پہونچنے کے بعد انسان کا قلب قائم نہیں رہ سکتا کسی شخص کو اگر تاڑ کے درخت پر سے نیچے پھینکا جائے تو زمین پر آنے سے پہلے ہی اس کا دم اکھڑ جائے گا مگر میرے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس تیز رفتاری سے گئے ہیں اور جس تیز رفتاری سے آئے ہیں اس تیز رفتاری کو کوئی جسم برداشت نہیں کر سکتا اور میرے آقا نے اس کو قبول فرمایا اور آپ کے اوپر کوئی اثر بھی ایسا مرتب نہ ہوا کہ جس سے آپ کو مریض قرار دیا جا سکے بلکہ میرے آقا سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جیسے گئے تھے اس سے بہتر بلکہ بہتر سے بہتر حالت میں آئے پھر آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اس حیثیت سے بھی دیکھئے کہ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام نے دعاء کی "رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ" (۱) اے میرے پروردگار مجھے اپنا دیدار کرا دے میں تیرا دیدار کرنا چاہتا ہوں یہ ایک نبی کی دعا ہے اور نبی کی دعا رد نہیں کی جاتی، مگر مکان سے ماوراء جب پہونچیں تب تو دیدار ہو اور وہاں کا پہونچنا اللہ نے اپنے محبوب کے ساتھ خاص رکھا اس

(۱) پارہ ۹، رکوع ۷

لئے اب سوال یہ پیدا ہوا کہ اس دعا کا جواب کس طرح دیا جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "لَنْ تَرَانِیْ" آپ یہاں پر رہتے ہوئے تو دیکھ نہ پائیں گے لیکن آپ پہاڑ کی طرف دیکھیں طور کی طرف نظر کریں "فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرَانِیْ" (۱) اگر طور میری تجلیات کو برداشت کر کے اپنی جگہ پر قائم رہ جائے تو آپ میرا دیدار کر پاؤ گے، تو قرآن فرماتا ہے "فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا" (۲) جب اللہ نے طور پر تجلی فرمائی تو طور چکنا چور ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام اسی ایک پل کی تجلی کی زیارت سے ایسے غش میں آئے کہ قرآن فرماتا ہے "خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا" کہ حضرت موسیٰ ہوش رفتہ ہو گئے آپ پر بیخودی کی کیفیت طاری ہو گئی اب آپ ذرا یہ دیکھئے کہ ایک طرف موسیٰ علیہ السلام کی دعا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں جو پانچ اولوالعزم رسول گنے جاتے ہیں ان میں ایک موسیٰ علیہ السلام بھی ہیں بڑی ہی بلند شان ہے آپ کی رسول کریم ﷺ ان کا ذکر ایک موقع پر اس انداز سے فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کی شان کیا پوچھتے ہو؟ جب میدان محشر میں قبروں سے لوگ اٹھیں گے، صور پھونکنے کے بعد جب لوگوں کو ہوش آئے گا تو اس وقت سب سے پہلے میں ہوش میں ہوں گا اور میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش الٰہی کا پایہ پکڑے ہوئے بیٹھے ہیں تو میں نہ سمجھ پاؤں گا کہ موسی مجھ سے پہلے ہوش میں آئے یا ان کو بیہوشی نہ ہوئی طور کی بیہوشی آج کے بدلے میں رکھ دی گئی۔ (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شان اتنی اونچی ہے مگر آیئے اور دیکھئے...... میرے آقا سرور کائنات کی شان سب سے الگ ہے کوئی

(۱) پارہ ۹ رکوع ۷ (۲) ایضا (۳) بخاری شریف ج ۱ ص ۴۴۸

شخص آیت تو آیت ایک ضعیف حدیث بھی ایسی نہیں سنا سکتا کہ اللہ تعالیٰ سے رسول پاک نے یہ دعا کی ہو کہ اے اللہ میں تیرا دیدار کرنا چاہتا ہوں تو مجھے اپنا دیدار کرا دے تب جا کر اللہ نے بلایا اور میرے آقا حاضر ہو گئے ایسا نہ ہوا بلکہ اس بارگاہ رب العزت میں میرے آقا کی حاضری اللہ کے بلاوے پر ہوئی اور ایسا قرب خاص حاصل ہوا کہ سبحان اللہ ایسا قرب کسی کو حاصل نہ ہوا تو اب آپ نے سمجھ لیا ہو گا کہ ایک جگہ دعا ہے اور ایک جگہ خود بلایا جا رہا ہے۔

اسی لئے کسی شاعر نے کہا:

طور اور معراج کے قصے سے ہوتا ہے عیاں
اپنا جانا اور ہے اس کا بلانا اور ہے

اور اسی منظر کی عکاسی کرتے ہوئے امام عشق و محبت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پکار اٹھے:

تبارک اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں تقاضے وصال کے تھے

تو میرے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اتنا عظیم مقام ہے کہ کوئی اس مقام تک پہونچ ہی نہیں سکتا اور پھر آپ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو پل بھر سے کم کی زیارتِ تجلی میں کتنی تاثیر عطا کی کہ موسیٰ علیہ السلام کی نگاہوں سے کوئی نگاہ نہیں ملا سکتا تھا اگر ملاتا تو آنکھیں ختم ہو جاتی تھیں۔ روشنی معدوم ہو جاتی تھی جس طرح طور پر تجلی پڑی تو طور کا صفایا ہو گیا موسی علیہ السلام پر تجلی کی تجلی آئی تو اب ان کی نگاہ پر جس کی نگاہ پڑ گئی اس کی آنکھیں خیرہ، اسی لئے موسیٰ علیہ السلام ہمیشہ یا تو اپنے چہرے پر حجاب

Scanned by CamScanner

رکھتے یا نظر جھکا کے رکھتے تھے، ان کی اہلیہ محترمہ نے خواہش کی کہ میں آپ کی آنکھوں میں دیکھنا چاہتی ہوں جو آنکھیں آپ مجھ سے ہمیشہ چھپائے رکھتے ہیں انہوں نے ارشاد فرمایا تم مجھ سے آنکھیں نہ ملاپاؤ گی آنکھ سے محروم ہو جاؤ گی .... اس لئے کہ میری آنکھوں میں رب کا جو جلوہ ہے اس کی چمک کو برداشت کرنا ہر ایک کا کام نہیں۔ انہوں نے کہا کہ رب کے ان جلوؤں کا کیف میں بھی لینا چاہتی ہوں رب کے ان جلوؤں سے مجھے بھی کچھ حصہ ملنا چاہئے اس لئے میں ایک آنکھ سے دیکھوں گی۔ ایک آنکھ سے دیکھا اور ایک آنکھ بچائے رکھی ان کی نظر جیسے ہی حضرت موسی علیہ السلام کی نگاہ پر پڑی فوراان کی اس آنکھ پر نابینائی طاری ہو گئی مگر اسی میں انہیں وہ کیف ملا کہ اس کے لئے بیتابی اور بڑھ گئی پھر آپ نے دوسری آنکھ کھول دی اور یہ پھوٹی ہوئی آنکھ پکڑلی یہ آنکھ بھی چلی گئی لیکن فضل الٰہی سے پہلی آنکھ ٹھیک ہو گئی اسے کھول دیا اور پھوٹی ہوئی آنکھ دبالی بار بار یہی کیفیت رہی حضرت صفورا ایک آنکھ کھولتیں اور وہ پھوٹ جاتی اور پھوٹی آنکھ فوراً درست ہو جاتی چندبار ایسا ہی ہوا پھر دونوں آنکھوں میں وہ قوت آگئی کہ سبحان اللہ! دور ونزدیک سب برابر دیکھنے لگیں پہلے سے بہت زیادہ قوت آگئی میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت موسی نے تجلی کی تجلی دیکھی تو ان کی آنکھوں میں وہ قوت آگئی کہ اندھیری رات میں میلوں دور چلتی ہوئی چیونٹیاں بھی ان کو نظر آگئیں تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ڈائریکٹ دیدار کرنا کتنی بلند شان رکھتا ہو گا؟ اس لئے میرے آقا کا دنیا میں لوگوں نے مشاہدہ کیا کہ قبر کے اندر دیکھ رہے ہیں کہ عذاب ہو رہا ہے کہ ثواب مل رہا ہے میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اندھیری راتوں کی خبر دے رہے ہیں ابو ہریرہ تمہارا قیدی کہاں چلا گیا

میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں رہتے ہوئے مکے والوں کے حالات بتارہے ہیں اور مدینے میں رہتے ہوئے روم کے بھی حالات بتارہے ہیں میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اپنے زمانے بلکہ اپنے بعد کے آنے والے حالات سینکڑوں سال کے بعد کے حالات تاقیامت کے حالات اور قیامت کے دن کے حالات جنت میں کون کس شان سے جائے گا اس کے حالات جہنم میں کس طرح جلے گا اس کے حالات سب میرے آقا بتاتے جارہے ہیں اور یہ ساری چیزیں میرے آقا کے مشاہدے میں ہیں اس لئے میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے دنیا اور جو کچھ دنیا میں پیدا کیا سب میری نگاہوں کے سامنے کردیا تو میں سب کو دیکھتا ہوں "اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْهَا وَاِلٰی مَاهُوَ کَائِنٌ فِیْهَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ هٰذِهٖ" (۱) جب تک دنیا رہے گی تب تک کے سارے حالات میری نگاہوں کے سامنے ہیں اور سب کو میں ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے ہاتھ کی اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں اب اس کا معنی کیا ہوا؟ معنی یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے اپنی بصارت کا جلوہ میری نگاہوں پر اتار دیا اور اس جلوے کی شان یہ ہے کہ اب موجودات کو بھی دیکھ رہا ہوں، معدومات کو بھی دیکھ رہا ہوں، مشاہدات کو بھی دیکھ رہا ہوں، مغیبات کو بھی دیکھ رہا ہوں ماضیات کو بھی دیکھ رہا ہوں، مستقبلات کو بھی دیکھ رہا ہوں سب کا مشاہدہ مجھے ہو رہا ہے اس لئے میرے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج ایک دو نہیں بلکہ متعدد معجزات کی جامع ہے پھر آپ آئیں! حضرت موسی علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہو رہا تھا ایک نبی نے دعا کی وہ بھی اولوالعزم رسولوں میں سے ہیں انہوں نے

(۱) شرح مواہب لدنیہ للزرقانی

دعا فرمائی تو دعا کا جواب ایک تو یہ دیا گیا یعنی "لَنْ تَرَانِی" اور دوسرا انتظام مقبولیت کا کیا گیا وہ یوں کہ موسی علیہ السلام سے میرے آقا نے معراج میں جاتے ہوئے ملاقات کی جیسا کہ خود حضور ارشاد فرماتے ہیں میں نے موسی علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر دیکھا ان سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے مجھ سے کہا "مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ" (۱) یوں مرحبا پیش کیا خوش آمدید پیش کیا وہاں سے ساتویں آسمان پر گیا جہاں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی پھر وہاں سے "سدرۃ المنتھی" "بیت المعمور" اور اللہ نے جہاں چاہا گیا پھر مجھ پر پچاس وقت کی نماز فرض ہوئی نماز کا تحفہ لے کر جب واپس آرہا تھا تو حضرت موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی حضرت موسی نے بڑھ کر پوچھا بتائیے آپ کو اللہ نے آپ کی امت کے لئے کیا دیا؟ کیا حکم دیا؟ میرے آقا ارشاد فرماتے ہیں "اُمِرْتُ بِخَمْسِیْنَ صَلٰوۃً کُلَّ یَوْمٍ" (۲) پچاس وقت کی نمازوں کا حکم ہوا انہوں نے کہا جائیے اور کم کرائیے میں نے تجربہ کرلیا ہے اپنی قوم بنی اسرائیل پر کہ وہ چند وقت کی نمازیں نہیں پڑھ پارہے تھے تو پچاس وقت کی نماز آپ کی ناتواں امت کیسے ادا کرپائے گی؟ کیسے اس حکم پر عمل پیرا ہوسکے گی؟ سوچئے ذرا! پچاس وقت کی نماز کا حال کیا ہوتا؟ ایک آدمی مسجد میں گھستا نماز پڑھتا، سلام پھیرتا پھر اقامت شروع ہوتی پھر نماز پڑھتا، سلام پھیرتا پھر دوسری اقامت شروع ہوتی پھر نماز پڑھتا سلام پھیرتا پھر تیسری اقامت شروع ہوتی یوں ہی یہ سلسلہ قائم رہتا، ایک مرتبہ مسجد میں چلا جاتا تو پھر جناب والا اس کا جنازہ ہی نکل کر آتا، یہ کیفیت ہوتی مگر سبحان اللہ موسی علیہ السلام نے نبیٔ پاک

(۱) بخاری جلد اول ص ۵۴۹ (۲) ایضا

کی امت پر کتنا بڑا کرم کیا اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی نگاہ وہاں تک پہونچی مگر رسول پاک کیا سوچ کر پچاس وقت کی نماز لے کر تشریف لائے اور خود انہیں کم کرانے کی فکر نہ ہوئی؟ سرکار کو امت پر بوجھ نہ معلوم ہوا؟ اس کی وجہ یہی ہوسکتی ہے کہ سرکار نے جب خدا کا دیدار کیا تو وہیں جلوۂ الٰہی کا دیدار کر کے دیکھ لیا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کس آرزو میں کھڑے ہیں سرکار کو معلوم تھا کہ موسیٰ اس آرزو میں ہیں کہ وہ جلوۂ الٰہی آنکھوں میں سمو کر لائیں تو اس کا مشاہدہ کیا جائے طور پر نہیں مشاہدہ ہوپایا مگر کم سے کم محمد مصطفٰے کی نگاہوں کا مشاہدہ تو ہوجائے طور پر برداشت نہ کرسکا مگر جنہوں نے برداشت کرلیا ہے ان کی نگاہوں میں تجلیات الٰہیہ کو تازہ بتازہ نوع بنوع دیکھا جائے تو میرے آقا یہ پہلے ہی سے سمجھ گئے تھے کہ موسیٰ اسی انتظار میں ہیں اس لئے میرے آقا آتے ہوئے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے راستے میں ملے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہ پوچھا کہ آپ اپنی امت کے لئے کیا لائے؟ مگر موسیٰ علیہ السلام پوچھ رہے ہیں آخر کیوں؟ صرف اس لئے کہ اسی بہانے بار بار تجلیات کے مشاہدے کا موقع مل جائے حضرت موسیٰ کی گزارش پر میرے آقا بارگاہ رب العزت میں واپس آئے اور نمازوں میں کچھ تخفیف کردینے کی گزارش کی "فَوَضَعَ شَطْرَهَا" (۱) تو اللہ نے کچھ نمازیں کم کردیں، پھر میرے آقا نے آکر کہا پھر انہوں نے پوچھا کتنی کم ہوگئی؟ بعض روایتوں میں دس دس کر کے بعض روایتوں میں پانچ پانچ کر کے کم ہوئیں زیادہ صحیح یہی ہے کہ پانچ پانچ کر کے کم ہوئیں اس طرح میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم دس مرتبہ تو ضرور آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام

(۱) مشکوۃ باب المعراج ص ۵۲۹ و مسلم جلد اول ص ۹۱۰ و بخاری جلد اول ص ۵۰

Scanned by CamScanner

کے پاس جب اخیر میں پانچ لے کر آئے تو اس وقت اللہ نے فرمایا تھا "فَقَالَ هِیَ خَمسٌ وَّهِیَ خَمسُوْنَ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ" (۱) اے پیارے محمد یہ ادا کرنے میں تو پانچ ہیں مگر میرے نزدیک پچاس ہی ہیں میں نے پچاس کہا تو پچاس ہی رہیں گی اور ادا کرنے میں آپ کی سفارش میں پانچ ہی لکھ دی گئیں پچاس کے بجائے اب صرف پانچ وقت کی نماز پڑھی جائے گی موسیٰ علیہ السلام پھر کہتے ہیں یہ بھی زیادہ ہے پھر جایئے کم کرایئے میرے آقا نے فرمایا "سَأَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی اِسْتَحْیَیْتُ" (۲) میں نے اپنے رب سے بہت سوال کیا مگر اب جاتے ہوئے شرماتا ہوں چونکہ پانچ پانچ کر کے کم ہوئیں اس کم کرنے کی عادت طیبہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اب جاؤں تو گویا صفر لے کر آؤں اس لئے میرے آقا نے فرمایا "سَأَلْتُ رَبِّیْ حَتّٰی اِسْتَحْیَیْتُ" (۳) بہت مانگ چکا اب میں اپنے رب کے حضور جانے سے شرم محسوس کرتا ہوں رب کے حضور جانے میں حیا کرتا ہوں۔ نہیں بلکہ حیا اس بات میں ہے کہ کم کرانے کے لئے خدا کے پاس جاؤں سرکار تو حیا محسوس کر رہے ہیں اور حضرت موسیٰ بار بار بھیج رہے ہیں ان کو اس حیا کا خیال کیوں نہ ہوا؟ اس لئے کہ موسیٰ علیہ السلام کو ہر بار نیا دیدار ہو رہا تھا ادھر تو یہ ذوق و شوق تھا کہ ہر بار نیا دیدار کر کے آئیں ہر بار نئی تجلیاں لے کر آئیں ہر بار الگ الگ جلوؤں کے ساتھ آئیں اور میں ان کا مشاہدہ کرتا رہوں اور تازہ بہ تازہ لطف لیتا رہوں ادھر تو یہ جذبہ تھا اس لئے بار بار بھیج رہے ہیں اور میرے آقا سرور کائنات یہ بھی دیکھ رہے ہیں کہ امت کے لئے کہیں کوئی سنگین معاملہ نہ ہو جائے امت بالکل

(۱) مشکوۃ باب المعراج ص ۵۲۹ و مسلم جلد اول ص ۵۱ و بخاری جلد اول ص ۵۰
(۲) بخاری جلد اول ص ۵۰ / ۵۵۰ و مسلم جلد اول ص ۵۱
(۳) بخاری جلد اول ص ۵۰ / ۵۵۰ و مسلم جلد اول ص ۹۱

آزاد نہ ہو جائے اللہ نے اپنی ایک خاص عبادت کا موقع دیا ہے اور وہ موقع بار بار جا کر گنواں دوں تو یہ امت کے لئے بڑی کم نصیبی کی بات ہوگی اس لئے پانچ وقت کی نماز تو رہنی ہی چاہئے تا کہ امت عبادت کا لطف اٹھا سکے اپنے درجات کو بلند کرا سکے دنیا میں رہ کر آخرت کا انتظام کر سکے۔

رفیقان گرامی! عزیزان ملت اسلامیہ! میرے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم صرف یہ نہیں کہ آپ کے لئے نماز ہی لے کر آئے نماز تو لے کر آئے ہی یادگار معراج بھی لے کر آئے کیونکہ یہ نماز یادگار معراج ہے اس لئے میرے آقا فرماتے ہیں کہ "اَلصَّلٰوةُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ" کہ نماز یادگار معراج ہے لہذا اس یادگار کو جو منائے گا دنیا ہی میں اس کی معراج ہے "الصلوة معراج المؤمنين" نماز مومنین کے لئے معراج ہے میرے آقا نے تو ایک معراج جسمانی کی تھی اور آپ کے لئے روزانہ پانچ بار معراج کا موقع دیا جا رہا ہے وہ بھی ہر نماز میں کئی کئی معراج آپ کو حاصل ہو رہی ہے بلکہ ہر رکعت میں دو، دو بار آپ کو معراج کا موقع مل رہا ہے اس لئے کہ حدیث پاک میں آقائے کائنات کا ارشاد ہے مسلم شریف اور نسائی شریف کی حدیث ہے فرماتے ہیں "اَقْرَبُ مَایَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُ وَالدُّعَاءَ" (۱) بندہ اللہ سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہوتا ہے لہذا دعا کی کثرت کرو تو سب سے زیادہ قرب ہی کو تو معراج کہتے ہیں.................. ہاں اب آپ یہ سوچتے ہوں گے کہ رب کے دیدار میں کون سی عظمت ہے کہ جس کے لئے موسی علیہ السلام کی یہ تڑپ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان کہ اللہ نے بار بار ان کو یہ موقع عطا فرمایا آخر یہ کیا چیز ہے؟ تو سنئے صحابہ کرام نے رسول کریم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ "هَلْ نَرٰی

(۱) نسائی شریف جلد اول ص ۱۷۰ / ۱۷۱

Scanned by CamScanner

رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ" (۱) کیا ہم لوگ قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار کریں گے سرکار نے فرمایا کیوں نہیں بھلا تم ؟ کہ یہ سورج جو دوپہر میں چمک رہا ہو اور کوئی بادل کا پردہ نہ ہو نہ غبار ہو تو کیا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی شبہ ہے کہ یہ سورج ہے یا کوئی ور چیز ؟ کہا نہیں تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چودھویں کا چاند اگر جگمگائے اور اس پر نہ غبار ہو نہ بادل، کچھ نہ ہو تو کیا اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی تکلیف ہوتی ہے جیسے ہلال عید گھور کر دیکھتے ہو کبھی خردبین لگا کر دیکھتے ہو کیا تمہیں چودھویں کا چاند دیکھنے میں جب کہ کوئی حجاب نہ ہو تو کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ صحابہ نے کہا نہیں تو فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگ اپنے رب کا دیدار اسی طرح بالکل صاف صاف کرو گے کوئی شک وشبہ نہ رہے گا رب کا دیدار ہوگا۔

پھر میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت میں جنتیوں کو تمام نعمتیں عطا کر دی جائیں گی پھر اللہ دریافت فرمائے گا اے جنتیو! اے میرے بندو! کیا تمہاری کوئی خواہش باقی ہے ؟ سب جنتی پکار کر کہیں گے یارب ہماری خواہشوں سے بھی بہت زیادہ مل چکا اب ہمیں کسی چیز کی خواہش نہ رہی پھر پوچھا جائے گا پھر یہی جواب ہوگا پھر اللہ تعالی پردوں کو اٹھادے گا حجابات کو ہٹائے گا لوگ رب کا دیدار کریں گے تو جنت کی ساری نعمتیں بھول جائیں گے کچھ نظر نہ آئے گا پھر رب کے دیدار میں اس طرح محو ہو جائیں گے کہ پھر جب حجاب پڑے گا تو سب کے سب آرزو کریں گے کاش کہ یہ سب کچھ نہ ہوتا صرف رب کا دیدار ہوتا یہ جنت کچھ نہیں اس دیدار کے سامنے (۲) یہی تو قرآن میں اللہ تعالی نے فرمایا "لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْ الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ" (۳) اور جن لوگوں نے نیکیاں کی ہیں ان کے لئے جنت ہے اور اس سے بھی بہت زیادہ بڑی چیز ہے اور وہ زیادہ بڑی چیز رویۃ اللہ ہے

(۱) مسلم جلد اول ص ۱۹۰ (۲) مسلم جلد اول ص ۱۰۰ (۳) پارہ ۱۱ رکوع ۸

یعنی اللہ کا دیدار ہے ہاں "حُسْنٰی" تو جنت ہے "لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْ الْحُسْنٰی" میں اور "وَزِیَادَۃٌ" کیا ہے ؟ اس سے کیا مراد ہے ؟ تو سنو اس سے مراد رویت باری تعالی ہے اس لئے محترم بہت بڑا ہے یہ دیدار کا معاملہ میرے آقا نے خدا کا دیدار کیا جو اتنا بڑا معجزہ ہے کہ یہ معجزہ مخلوقات میں سے کسی خلق کو نہ مل سکا۔ کسی کو نصیب نہ ہوا کلام فرمانے کو تو موسی علیہ السلام نے کلام فرمایا مگر دیدار نہ ہوا "مَاکَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلاَّ وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَاب" (۱) پردے کے پیچھے ہی سے کلام ہوا جسے حجاب کہتے ہیں اور قرآن میں اللہ نے فرمایا "وَکَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی تَکْلِیْمًا" (۲) اللہ نے حضرت موسی کو ہمکلامی کا شرف بخشا میرے آقا سید دو جہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بھی کلام فرمایا اور شفاحاً کفاحاً بالکل دیدار کر کے کلام فرمایا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس بارے میں صحابہ میں کچھ اختلاف ہو گیا کہ رب کا دیدار کیا کہ نہیں کیا؟ مگر حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس قول پر ہیں کہ رب کا دیدار کیا اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ آیت میں جو فرمایا گیا "وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْیَا الَّتِیْ اَرَیْنَاكَ اِلاَّ فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ" (۳) اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کے لئے تو فرماتے ہیں ابن عباس بخاری شریف میں ہے کہ "هِیَ رُؤْیَا عَیْنٍ اُرِیَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِهٖ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ" (۴) فرماتے ہیں وہ رویت جس سے اللہ نے اپنے محبوب کو دیدار کرایا یہ رؤیت خواب والی رؤیت نہیں ہے بلکہ "هِیَ رُؤْیَا عَیْنٍ" یہ آنکھ کی رؤیت ہے یہاں پر آنکھ سے دیکھنا مراد ہے کیا سمجھے ؟ جو رؤیت نبی پاک کو عطا کی گئی وہ آنکھ والی رویت ہے خواب والی رؤیت نہیں سرکار کو سر کی آنکھوں سے دیدار کرا کے مشرف کیا گیا۔ لیلۃ الاسرار میں اسی قسم کا دیدار ہوا تھا تو حضرت

(۱) پارہ ۲۵ رکوع ۶ (۲) پارہ ۶ رکوع ۳
(۳) پارہ ۱۵ رکوع ۶ (۴) بخاری جلد اول ص ۵۵۰

Scanned by CamScanner

ابن عباس فرمایا کرتے تھے کہ سرکار نے خدا کا آنکھوں سے دیدار کیا۔ چنانچہ مسلم شریف میں ایک روایت سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ" (۱) کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا؟ تو سرکار نے فرمایا ہاں! "نُورًا نِیْ أَرَاهُ" (۲) میں نے دیکھا نورانی ہے۔

تو میں یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہی قول حق ہے اور اسی پر ائمہ اہلسنت ہیں سیدنا امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا کہ کیا رسول پاک نے "لیلۃ الاسراء" میں اپنے رب کا دیدار کیا تھا؟ تو آپ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے کہنے لگے دیکھا، دیکھا پھر سیدھے بیٹھ گئے ہاں دیکھا، سر کی آنکھ سے دیکھا، دیکھا، دیکھا، سر کی آنکھ سے دیکھا، دیکھا، دیکھا، دیکھا، بار بار یہی کہتے رہے ان کی سانس جب تک ٹوٹی نہیں تب تک کہتے ہی رہے اس سے معلوم ہوا کہ صحیح ترین اور راجح ترین قول یہی ہے کہ میرے آقا سید عالم نے اپنے رب کا دیدار کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بار بار سرکار کائنات کی زیارت کرنا اور لقاء کے لئے کھڑے رہنا اس رؤیت پر قرینہ واضحہ ہے۔

رفیقان ملت! اب آیئے آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیلۃ الاسراء میں اللہ تعالی سے کلام فرمایا اس سلسلے میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ کیا وہاں گفتگو ہوئی اور کیا کیا وہاں پر عطا ہوا نہ کوئی اس کو وزن کر سکتا ہے نہ تول سکتا ہے۔ بس اللہ نے جو بیان کر دیا یا اس کے رسول نے جو بیان کر دیا اس سے زیادہ کوئی بیان نہیں کر سکتا۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے کہ میرے آقا نے بیان فرمایا کہ جب اسراء کی رات بارگاہ رب العزت میں میری حاضری

(۱) نووی شرح مسلم جلد اول ص ۹۹ (۲) ایضا

ہوئی تو اللہ تعالی نے مجھے مقام شفاعت عطا فرمایا کہ میں اپنی امت کے گنہگاروں کی شفاعت کروں مجھے یہ مقام عطا کیا گیا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مقام شفاعت ملا مگر یہ نہ سمجھا جائے کہ مقام شفاعت میدان قیامت کے لئے خاص ہے۔ میدان قیامت میں آقائے کائنات جو شفاعت فرمائیں گے وہ بھی آپ ہی کے ساتھ خاص ہے اس میں بھی کوئی آپ کا شریک نہ ہوگا اور اگر کوئی وہاں پر شفاعت بھی کرے گا تو آپ کے عطا کرنے سے آپ کے نائب بنانے پر کرے گا مگر میرے آقا کی شان یہ ہے کہ دنیا ہی میں آپ نے کتنوں کی شفاعت کی اور شفاعت کر کر کے انہیں جنت میں اعلی مقامات عطا کر دیئے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جب حضرت سیدنا ربیعہ اسلمی نے کہا "اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ" (۱)

یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے آپ اپنی اس جنت میں رکھیں جس میں آپ قیام فرمائیں گے تو آقائے کائنات نے انکار نہ فرمایا بلکہ یہ فرمایا "او غیر ذلك" اور بھی کچھ مانگو انہوں نے کہا "هو ذاك" بس وہی! جنت میں آپ کی رفاقت مل جائے اس سے بڑھ کر اور کیا ہے؟ تو سرکار نے فرمایا "فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ" (۲) زیادہ سے زیادہ سجدے اور نماز سے اس معاملے میں میری مدد کرو یہ نہیں مطلب ہے کہ تم زیادہ نماز پڑھو گے کہ تم میری جنت میں پہونچ جاؤ گے ورنہ ہر آدمی خوب نمازیں پڑھ کر وہاں پہونچ جاتا بلکہ یہ فرما رہے ہیں کہ میری جنت میں آنے کا جذبہ تو بہت ٹھیک ہے۔ مگر وہ شان بھی اپنے اندر پیدا کرو کہ وہاں لیجاؤں تو تمہیں شرمندگی نہ ہو تمہیں وہاں پر شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ اسلئے میرے آقا نے

(۱) مسلم جلد اول ص ۱۹۳ (۲) ایضا

Scanned by CamScanner

فرمایا "فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ" یہ شفاعت ہے کہ نہیں؟ اس لئے رسول پاک نے جب فرمایا میری امت میں ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو جنت میں بے حساب وکتاب جائیں گے "وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ" (۱) جن کا چہرہ چودہویں رات کے چاند کی طرح میدان حشر میں جگمگاتا ہوگا اور جنت میں سب کے سب یکساں داخل ہوں گے "لَایَدْخُلُ اَوَّلُهُمْ حَتّٰی یَدْخُلَ اٰخِرُهُمْ" (۲) سب ایک ساتھ جائیں گے وہ ستر ہزار ایک صف میں کھڑے ہو کر ایک ساتھ جنت میں قدم رکھیں گے یہ شان ہوگی ان کی حضرت عکاشہ لبن محصن اسدی کھڑے ہوگئے اور عرض کرتے ہیں یارسول اللہ "اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ" (۳) میرے لئے دعا کردیجئے کہ ان ستر ہزار میں میں بھی ہو جاؤں تواب بتاؤ رسول کی بارگاہ میں درخواست کرنا اور یہ کہنا کہ میں بھی ان میں سے ہو جاؤں کیا اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ میرے آقا سفارش کریں گے؟ لور میرے آقا صرف شفاعت ہی نہیں کررہے ہیں بلکہ فرماتے ہیں بخاری و مسلم کے الفاظ ہیں "اَنْتَ مِنْهُمْ" (۴) جاؤ تم بھی انہیں میں سے ہو۔ اسی لئے تو اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت پکار اٹھے۔

کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

میرے آقا سید عالم ﷺ کو مقام شفاعت ملا وہاں کا مقام شفاعت تو یہ ہے کہ مقام محمود پر سارے اولین وآخرین جمع ہو کر رسول پاک کی تعریف کریں گے وہاں رب کے حضور اگر کسی کی شنوائی ہے تو یہی ذات ہے اور دنیا

(۱) مسلم جلد اول ص ۱۱۶ (۲) مسلم جلد اول ص ۱۱۶ (۳) ایضا (۴) ایضا

میں تو سب نے سنا دیا سارے انبیاء نے کچھ نہ کچھ عرض کیا اور اپنی امتیوں کے لئے سفارشیں کیں۔ مگر میرے آقا نے یہاں سفارش ہی نہیں کی بلکہ بہت سی سفارشیں کی ہیں اور ان کی سفارشوں سے کام بنا ہے پھر اٹھایئے ترمذی شریف "ابواب الدعوات" میرے آقا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا صحابی آئے عرض کرتے ہیں یارسول اللہ ﷺ آنکھیں نہیں ہیں آپ میرے لئے دعا کردیجئے اللہ مجھے آنکھ دے دے، سرکار نے فرمایا کہ صبر کرو زیادہ ثواب ملے گا مگر وہ اپنی زبان حال سے بولے کہ جب سرکار کا دامن پکڑ لیا ہے تو ثواب کی کیا کمی ہے میں چاہتا ہوں کہ آنکھیں روشن ہو جائیں عرض کرتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں بھی فیض اٹھالوں فرمایا اچھا جاؤ تازہ وضو کرلو، وضو کر کے مسجد کے کونے میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھ لو نماز کے بعد میرے وسیلے اور میری شفاعت کے ذریعہ دعا مانگو اور اس طرح سے کہو "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتَقْضِیَ لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ" (۱)

اس طرح اس نے دعا کی اے اللہ میں تیری بارگاہ میں تیرے نبی رحمت کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنا کر لایا ہوں، یا محمد ﷺ میں نے آپ کو اللہ کی بارگاہ میں وسیلہ بنایا ہے تاکہ میری حاجت روائی ہو جائے آنکھیں روشن ہو جائیں اے اللہ ان کی سفارش قبول کرلے۔ اِدھر وسیلے میں نام لیا جارہا ہے دعا میں سفارش اور شفاعت کی بات کہی جارہی ہے اور اُدھر اس صحابی کی دونوں آنکھیں روشن ہورہی ہیں۔ نبی کے واسطے سے دعا مانگنے کا حاصل یہ ہے کہ جب ان کو وسیلہ بنالو تو شفاعت خود بخود کردیتے ہیں اس لئے

(۱) ترمذی جلد ثانی ص ۱۹۸

Scanned by CamScanner

شفاعت ہو جاتی ہے شفاعت قبول کرلی جاتی ہے وہ صحابی گئے تھے نابینا واپس آئے تو آنکھیں روشن ، عثمان بن حُنَیفُ کا بیان ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی بھی رسول پاک کی خدمت سے اٹھا نہیں تھا، سب لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ان کی دونوں آنکھیں جگمگا رہی ہیں ان کو سب کچھ نظر آرہا ہے تو میرے آقا کو مقام شفاعت دنیا میں بھی حاصل ہے مگر وہ مقام جو مقام شفاعت عظمیٰ ہے وہ بھی قیامت کے دن رسول ہی کے لئے مخصوص ہے قرآن فرماتا ہے "عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" (۱)

اب آیئے میرے آقا نے یہ بھی بتایا کہ معراج میں مجھے مقام شفاعت سے سرفراز کیا گیا، مگر بعض کند ذہن خر دماغ اور ایمان سے پیدل لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور کو دنیا میں کوئی مقام شفاعت حاصل نہیں ہے آخرت میں ان کو مقام شفاعت دیا جائے گا، یہاں تو کچھ نہیں ان کو دیا گیا اس لئے میں نے تھوڑی سی بحث کردی۔ اب آیئے اور حدیثوں پر نگاہ ڈالئے میرے آقا سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بات یہ کہی کہ اللہ تعالی نے میری امت کے لئے ایک اور خصوصیت دی جو دنیا میں کسی قوم کو نہ دی معراج میں اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ تمہاری امت میں سے جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے گا تو میں نے فرشتوں کو حکم دیدیا ہے کہ اس کے ارادہ کرنے پر ایک نیکی لکھ دیں، اور اگر نیکی کرے تو دس نیکی لکھیں اور برائی کا ارادہ کرے تو کچھ نہ لکھیں اور برائی کرے تو ایک لکھیں مگر یہ کہ اللہ وہ بھی معاف کردے تو کچھ نہ لکھیں "اِلَّا اَنْ یَّتَجَاوَزَ اللّٰہُ عَنْہُ"[۲] یہی مسلم شریف کے الفاظ ہیں تو آئیں میرے آقا کو وہاں پر امت کے معاملے میں معمولی

(۱) پارہ ۱۵ ار رکوع ۹   [۲] مسلم و شرح مسلم نووی جلد اول ص ۷۸

چیزیں نہیں دی گئیں صرف نماز کا بوجھ ہی نہیں دیا گیا بلکہ گناہوں کا بوجھ اتارنے کا منصب بھی میرے آقا کو دیا گیا، اور میرے آقا سرور کائنات کے امتی ہونے کے صدقے میں یہ خصوصیت ملی کہ امتیوں نے ایک نیکی کا ارادہ کیا تو ان کو ایک نیکی کا ثواب دیا گیا ایک نیکی کا بدلہ دیا گیا اور اگر انہوں نے ایک نیکی کرلی تو کم سے کم دس نیکی کا بدلہ مل جائے گا............ پھر دوسری روایت میں آقائے کائنات فرماتے ہیں کہ اللہ نے فرمایا کہ فرشتوں کو میں حکم دیتا ہوں کہ "فَاکْتُبُوْهَا عَشَرَةً اِلٰی سَبْعِ مِأَةٍ" (۱) "وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ" (۲) فرماتے ہیں کہ اللہ حکم دیتا ہے فرشتوں کو لکھو دس اور دس سے لے کر سات سو گنے تک اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اور بڑھا دیتا ہے اور زیادہ کردیتا ہے جیسی نیت ویسی برکت، معمولی نیت پر دس اور زیادہ بڑھے تو سو اور زیادہ بڑھے تو دو سو اور خوب بڑھے تو پانچ سو، سات سو اور بڑھے تو بے حساب ہو جائے، تب تو جناب والا اللہ ہی جانے کہ کتنا بڑھا یا یہ بھی امت کے حق میں کتنی بڑی بات ہے۔ میرے آقا جب دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے پہلی معراج کی کہ سر سجدے میں رکھا ہر بچہ چیختا ہوا ہاتھ پاؤں مارتا ہوا پیدا ہوتا ہے اور میرے آقا جب دنیا میں تشریف لائے تو سر سجدے میں رکھا پہلے اللہ کے حضور حاضری دی اور امت کی یادآوری کی "رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ" اور جب میدان محشر میں میرے آقا کو سجدے سے سر اٹھانے کا حکم ہوگا اور یہ اختیار دیا جائے گا کہ مانگئے پورا کیا جائیگا تو اس وقت میرے آقا کی زبان پر "رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ" "رَبِّ سَلِّمْ اُمَّتِیْ" کی صدا ہوگی اور اس طرح میرے آقا کو مقام شفاعت سے سرفراز کیا جائے گا اور وہ عظمت عطا کی

(۱) مسلم و شرح مسلم نووی ص ۷۸   (۲) پارہ ۳ رکوع ۴

جائے گی جو کسی کو عطا نہ ہوئی مگر ایک بات یاد رکھیں کہ برائی کا ارادہ کرنے پر برائی نہیں لکھی جاتی، اس کا معنی یہ ہے کہ بس ارادہ ہو، عزم نہ ہو اگر برائی کا عزم ہو گا تو اس کو برائی میں شمار کیا جائے گا کیونکہ گناہ کا عزم گناہ ہے برائی کا عزم برائی ہے۔

عزم یہ ہے کہ آپ نے کسی برائی کا ارادہ کیا اور بالکل پختہ ارادہ کیا کہ یہ کام کر کے رہوں گا کسی بھی قیمت پر مانوں گا نہیں یہ کام کر ہی کے دم لوں گا تو یقیناً یہ گناہ ہے اٹھایئے بخاری شریف۔ اس وقت میں صرف ایک حدیث پر اکتفا کرنا چاہتا ہوں رسول پاک سید عالم ﷺ کا فرمان ہے بخاری شریف میں یہ حدیث موجود ہے حضرت سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں "سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہ قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْھِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ" (۱) کہ دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں مقابلے کے لئے کھڑے ہو جائیں تو قاتل بھی جہنم میں اور مقتول بھی جہنم میں، "قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ" (۲) میں نے عرض کیا یارسول اللہ قاتل کا جہنم میں جانا تو سمجھ میں آتا ہے مگر یہ مقتول کس وجہ سے جہنم میں جائے گا؟ اس نے تو قتل کیا نہیں تو سرکار نے فرمایا "اِنَّہ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی قَتْلِ صَاحِبِہٖ" (۳) مقتول اس وجہ سے جہنم میں جائے گا کہ وہ بھی اپنے مدمقابل کو قتل کرنا چاہتا تھا قتل کرنے پر مصر تھا مگر اتفاق ایسا کہ وہ قتل نہ کر سکا بلکہ مارا گیا چونکہ قتل پر حریص تھا اس لئے وہ بھی جہنم میں جائے گا قتل کا عزم مصمم کر چکا تھا

(۱) بخاری اول ص ۹ (۲) ایضا (۳) ایضا

اس لئے وہ بھی جہنم میں جائے گا قتل کا پختہ ارادہ کر چکا تھا اس لئے جہنم میں جائے گا تو معلوم ہوا کہ گناہ کا عزم بھی گناہ ہے برائی کا عزم برائی ہے اس لئے مسلمانو! گناہ سے بھی بچو اور اس کے ارادے سے بھی بچو میں انہیں باتوں کے ساتھ اپنی تقریر ختم کرتا ہوں اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو نیک عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

فضائل و مسائل رجب المرجب

ماہ رجب المرجّب

ماہ رجب المرجب اسلامی سال کا ساتواں مہینہ ہے۔ اس میں دعائیں قبول اور خطائیں معاف ہوتی ہیں۔

ماہ رجب کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینوں کی گنتی جس دن سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں۔ ان بارہ مہینوں میں سے چار حرمت والے ہیں ایک رجب ہے اور اس کے بعد تین مہینے مسلسل ہیں۔ یعنی ذی قعدہ ، ذی الحجہ اور محرم۔ رجب اللہ کا مہینہ ہے اور شعبان میرا ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے تو جس نے رجب میں ایک دن کا روزہ رکھا (یقین و اخلاص کے ساتھ) تو اس نے اللہ عزّ وجل کی خوشنودی اپنے اوپر واجب کر لی۔ اسے فردوس اعلیٰ میں ٹھہرایا جائیگا۔ اور جس نے رجب کے دو دن کے روزے رکھے تو اسے دوگنا اجر دیا جائے گا۔ ہر اجر (ثواب) کا وزن دنیا کے پہاڑوں کے برابر ہو گا۔ اور جس نے تین روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق حائل کر دے گا جس کی مسافت ایک سال کی ہو گی۔ جس نے چار روزے رکھے اللہ تعالیٰ اس کو جذام و جنون اور برص

Scanned by CamScanner

جیسے امراض اور فتنۂ دجال سے محفوظ رکھے گا۔ جس نے پانچ روزے رکھے اسے قبر کے عذاب سے بچایا جائے گا۔ جس نے چھ دن کے روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے اس طرح اٹھے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی مانند روشن ہوگا۔ اور جس نے سات روزے رکھے تو اس کے لئے دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیے جائیں گے اور جس نے آٹھ روزے رکھے اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے۔ اور جس نے نو روزے رکھے تو وہ اپنی قبر سے کلمۂ شہادت پڑھتا ہوا اٹھے گا اور اس کا منہ جنّت کی طرف ہوگا۔ جو دس روزے رکھے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط کے ہر میل پر ایک آرام دہ بستر مہیا فرمائے گا۔ اور جو گیارہ روزے رکھے گا قیامت کے دن اس سے افضل اور کوئی اُمتی نظر نہ آئے گا سوائے ایسے شخص کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ ماہِ رجب کے روزے رکھے ہوں۔ اور جو شخص اس ماہ کے بارہ روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے دو جوڑے پہنائیگا کہ اس کا ایک جوڑا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے افضل اور بہتر ہوگا۔ اور جو تیرہ روزے رکھے گا قیامت کے دن عرش کے سائے میں اس کے لئے دسترخوان بچھایا جائے گا اور اس سے اس کا جو دل چاہے گا، کھائے گا جب کہ اور دوسرے لوگ سخت تکالیف میں مبتلا ہوں گے۔ اور جس نے چودہ روزے رکھے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کرے گا جو نہ کبھی دیکھی اور نہ کبھی اس کے بارے میں کسی سے کچھ سنا، نہ کسی کے دل میں کچھ خیال گذرا ہوگا۔ اور جس نے پندرہ روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے محشر میں ان کے ساتھ کھڑے ہونے والوں میں شامل کر دے گا جہاں سے جب کسی مقرب فرشتے یا نبی و رسول علیہم السّلام کا گذر ہوگا تو وہ اس کو امن والوں میں ہونے کی مبارکبادی دیں گے۔ (غنیۃ الطالبین)

ایک روایت میں پندرہ روزے سے زائد کی بھی فضیلت آئی ہے۔

صلاۃ الرّغائب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم نے لیلۃ الرغائب (شبِ اشتیاق) میں نماز کا تذکرہ فرمایا ہے اور یہ رجب کی پہلی شب جمعہ ہے۔ اس میں بارہ رکعات نفل چھ سلام سے اجلۂ اولیائے کرام سے منقول ہے اس کی ادائگی کا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۃ القدر، اور بارہ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے اور بعد سلام اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ ستر مرتبہ پڑھ کر بحالت سجدہ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ ستر مرتبہ پڑھ کر سر اٹھائے اور یہ دُعا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ عَنَّا نَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ ستر مرتبہ پڑھے۔ پھر بحالت سجدہ اپنی مرادیں مانگے تو اس کی مرادیں پوری ہوں گی۔ اس نماز کی بے شمار فضیلتیں، احادیث و اہل اللہ سے منقول ہیں۔ (غنیۃ الطالبین۔ ماثبت بالسنۃ)

۲۷ رجب کی نماز و روزہ کی فضیلت حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعًا یہ حدیث مروی ہے کہ ۲۷ رجب المرجب کو اعمال و عبادات کرنے والوں کے نام سو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے اس شب میں بارہ رکعات اس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ پڑھی اور دو دو رکعات پر سلام کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ سو مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔ سو مرتبہ اور درود شریف سو مرتبہ پڑھ کر اپنے دنیاوی امور کی تکمیل کے لئے دعا مانگی اور پھر صبح

کو روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعائیں قبول کرے گا۔ سوائے کسی خلاف شرع (کام کے لئے) دعا کرے۔ (ماثبت بالسنّۃ)

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ جب ۲۷ رجب ہوتی تو وہ اعتکاف میں بیٹھے ہوتے تھے اور بعد نمازِ ظہر نفل پڑھنے میں مشغول ہو جاتے تھے۔ اس کے بعد وہ چار رکعتیں پڑھتے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک مرتبہ، سورۃ القدر تین مرتبہ اور سورۃ الاخلاص پچاس مرتبہ پڑھتے تھے۔ پھر عصر تک دعاؤں میں مشغول رہتے۔ انھوں نے فرمایا کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہی معمول تھا۔ (غنیہ)

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

کلامِ اقبال

اگر بہ او نرسیدی تمام بولہبی است

Scanned by CamScanner